خلافت لائبریری

احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کے لئے

11- دسمبر 1995ء

روزنامہ الفضل ربوہ

فون 449

ایڈیٹر: نسیم سیفی

رجسٹرڈ نمبر ایل 5254

جلد 45-80 نمبر 279 | سوموار 18 رجب 1416ھ، 11 فتح 1374 ہش، 11- دسمبر 1995ء

اللہ تعالیٰ کی ذات تمام محامدِ حقّہ اور خوبیوں کا سرچشمہ ہے

وہ (خدا) مجمع ہے تمام صفات کاملہ کا اور مظہر ہے تمام محامد حقہ کا اور سرچشمہ ہے تمام خوبیوں کا اور جامع ہے تمام طاقتوں کا اور مبدء ہے تمام فیضوں کا اور مرجع ہے ہر ایک شئی کا اور مالک ہے ہر ایک ملک کا اور متصف ہے ہر ایک کمال سے اور منزّہ ہے ہر ایک عیب اور ضعف سے اور مخصوص ہے اس امر میں کہ زمین والے اور آسمان والے اسی کی عبادت کریں اور اس کے آگے کوئی بات بھی ان ہونی نہیں۔

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

ارشادات حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

والدین کی خدمت ایک بڑا بھاری عمل ہے۔ حدیث شریف میں آیا کہ دو آدمی بڑے بد قسمت ہیں۔ ایک وہ جس نے رمضان پایا اور رمضان گذر گیا پر اس کے گناہ نہ بخشے گئے اور دوسرا وہ جس نے والدین کو پایا اور والدین گذر گئے اور اس کے گناہ بخشے نہ گئے۔ والدین کے سایہ میں جب بچہ ہوتا ہے تو اس کے تمام ہم و غم والدین اٹھاتے ہیں۔ جب انسان خود دنیوی امور میں پڑتا ہے تب انسان کو والدین کی قدر معلوم ہوتی ہے۔ خدا تعالیٰ نے (کلام الٰہی) میں والدہ کو مقدم رکھا ہے، کیونکہ والدہ بچہ کے واسطے بہت دکھ اٹھاتی ہے۔ کیسی ہی متعدی بیماری بچہ کو ہو۔ چیچک ہو، ہیضہ ہو، طاعون ہو۔ ماں اس کو چھوڑ نہیں سکتی۔

(ملفوظات جلد چہارم صفحہ 289)

اللہ تعالیٰ کے فضلوں کا وارث بننے کیلئے عملی جدوجہد کی ضرورت ہے

(حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی)

"خدا تعالیٰ کے فضل کا وارث بننے کے لئے ضروری ہے کہ عملی طور پر اس کے حصول کے لئے کوشش کی جائے۔ ایک چھوٹی سے چھوٹی اور ادنیٰ سے ادنیٰ ہستی کو بھی اس وقت تک تسلیم نہیں کیا جا سکتا جب تک کہ اس میں کسی قسم کی حرکت نہیں پائی جاتی۔ انسانی زندگی ایک ادنیٰ کیڑے سے ظہور میں آئی ہے لیکن ڈاکٹر اس کے متعلق بھی یہ اصول پیش کرتے ہیں کہ جب تک اس میں کوئی حرکت نہ ہو وہ انسانی پیدائش کے قابل نہیں ہو سکتا۔ یہ کیڑا کتنا حقیر ہے یہ کیڑا کتنا چھوٹا ہے وہ عام نظروں سے چھپا رہتا ہے بلکہ تیز سے تیز نظر والا بھی اسے نہیں دیکھ سکتا۔ کئی سو طاقت والی خوردبین سے اسے دیکھا جا سکتا ہے لیکن وہ بھی اگر حرکت نہ کرے تو سمجھا جاتا ہے کہ وہ بیکار ہے۔ پس جب ایک ادنیٰ سے ادنیٰ چیز بھی اگر حرکت نہیں کرتی تو اسے بیکار سمجھا جاتا ہے تو پھر انسان کے اندر اگر زندگی کے لئے کشمکش نہیں پائی جاتی اور اگر اس جدوجہد کا صحیح نتیجہ نہیں نکلتا تو یہ کیونکر کہا جا سکتا ہے کہ وہ کامیاب ہے یا وہ کامیاب ہونے والا ہے۔ اللہ تعالیٰ کلام الٰہی میں فرماتا ہے کہ ہم نے ہر چیز کو جوڑا بنایا ہے خدا تعالیٰ نے یہ نہیں فرمایا کہ میں نے انسانوں کو جوڑا بنایا ہے۔ میں نے حیوانوں کو جوڑا بنایا ہے۔ بلکہ فرمایا کہ میں نے ہر چیز کو جوڑا بنایا ہے اور ہر چیز کو جوڑا بنانے کے یہ معنی ہیں کہ خدا تعالیٰ کے سوا باقی ہر چیز کا جوڑا ہے اور جب خدا تعالیٰ نے ہر چیز کو جوڑا بنایا ہے تو اس کا مطلب یہ ہے کہ انسانوں فرشتوں، حیوانوں، جمادات اور نباتات وغیرہ میں سے کوئی چیز بھی ایسی نہیں کہ بغیر اپنے جوڑے کے کوئی نتیجہ پیدا کرتی ہو۔ اسی طرح روح اور اعمال بھی ایک جوڑا ہیں۔ جب تک یہ دونوں آپس میں نہیں ملیں گے کوئی صحیح نتیجہ نکلنا محال ہے"۔

(از خطبہ 16- ستمبر 1949ء)

معلمین وقف جدید کی کلاس

○ دفتر وقف جدید کے تحت مستقل معلمین کی کلاس جنوری 1996ء میں شروع ہو رہی ہے۔ ایسے میٹرک پاس نوجوان جو خدمت دین کا شوق اور جذبہ رکھتے ہوں وہ اپنی درخواستیں مقامی صدر صاحب کی تصدیق سے مع درج ذیل کوائف دفتر وقف جدید کو 31- دسمبر 1995ء تک بھجوا کر ممنون فرماویں۔

نام۔ ولدیت۔ سکونت۔ تعلیم مع نقل سند۔ تاریخ بیعت۔ ناظرہ کلام الٰہی۔ عبادت باترجمہ۔

(ناظم ارشاد)

وعدہ جات تحریک جدید

○ 31- دسمبر 1995ء تک وعدہ جات تحریک جدید مرکز میں بھجوانے والی جماعتوں کی فہرست بغرض دعا حضرت امام جماعت احمدیہ کی خدمت میں پیش کی جائے گی۔ اولین موقعہ پر اپنی فہرستیں بھجوا کر خصوصی دعائیں حاصل کریں اور سبقت کے ثواب سے بھی بہرہ ور ہوں۔

(وکیل المال اول تحریک جدید)

درخواست دعا

○ محترم سردار نور احمد مرتضیٰ ڈوگر صاحب (جو مکرم سردار مظفر احمد بلال ڈوگر صاحب مربی سلسلہ کے والد ہیں) ہائی بلڈ پریشر کی وجہ سے اچانک دل اور سانس کی تکلیف کی وجہ سے فضل عمر ہسپتال کے انتہائی نگہداشت وارڈ (C.C.U) میں داخل ہیں۔ احباب جماعت سے ان کی صحت اور درازی عمر کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

نکاح

○ مکرم مولوی محمد ابراہیم صاحب بھامبڑی صدر محلہ دارالنصر غربی الف ربوہ نے محلہ کی بیت الاقبال میں یکم دسمبر 1995ء کو بعد عصر عزیز مکرم مبشر احمد ورک ابن مکرم چوہدری محمد اکرم صاحب ورک کینال گلبرگ لاہور کے نکاح کا اعلان عزیزہ عطیۃ العزیز بنت مکرم چوہدری منور احمد صاحب شمیم جنرل سٹور ربوہ کے ہمراہ مبلغ پچاس ہزار روپے حق مہر پر کیا۔

ولادت

○ مکرم عمر احمد صاحب متعلم پی۔ایچ۔ڈی مقیم رینو امریکہ ابن مکرم منظور احمد صاحب کو 31- اگست 1995ء کو اللہ تعالیٰ نے بیٹے سے نوازا ہے۔ حضرت صاحب نے نومولود کا نام عدنان ا[...] ثمر عطا فرمایا ہے۔ نومولود مکرم چوہدری محمد شف[...] صاحب فیروز پوری کا نواسہ ہے اسی طرح مکر[م] مقبول احمد صاحب متعلم ایم۔ایس سی۔ مقیم ر[...] امریکہ ابن مکرم منظور احمد صاحب ربوہ کو خدا تعا[لیٰ] نے 23- اکتوبر 1995ء کو بیٹا عطا فرمایا۔ حضرت صاحب کے مشورہ سے نومولود کا نام م[...] احمد رکھا گیا ہے۔ نومولود مکرم عبدالمجید صا[حب] نواسہ اور مکرم عبدالرحیم صاحب درویش قاد[...] کا پڑنواسہ ہے۔ اللہ تعالیٰ ان بچوں کو نیک بنا[...]

نفس اور اخلاق کی پاکیزگی حاصل کرنے کا ایک بڑا ذریعہ صحبتِ صادقین بھی ہے

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خدا کی راہ میں مال کا خرچ کرنا

بہت زیادہ امارت نہ سہی لیکن یہ تو یقینی بات ہے کہ کوئی شخص مفلس نہیں بننا چاہتا۔ مفلسی بذات خود کئی دیگر کمزوریوں کا باعث بنتی ہے۔ یہ خود بھی ایک کمزوری ہے اور اس کے ساتھ دوسری کمزوریاں بھی لاحق ہو جاتی ہیں۔ اسی لئے تو کہتے ہیں کہ مفلسی میں آٹا گیلا لیکن مفلسی کو دور کس طرح کیا جائے۔ یا یہ کہ مفلسی کو آنے سے کس طرح روکا جائے۔ یہ امر ہم سب کے لئے نہایت اہم ہے۔ کیونکہ ہم میں سے کوئی بھی نہیں چاہتا کہ وہ مفلس ہو۔ بعض اوقات لوگ کہتے ہیں شکر ہے کھانے کو ملتا ہے پہننے کو ملتا ہے اور چھت بھی نصیب ہے ویسے یہ ہے کم سے کم انسانی ضرورت جس کے پاس یہ کچھ بھی نہ ہو اسے مفلس کہا جائے گا۔ مفلسی میں جو دیگر کمزوریاں لاحق ہوتی ہیں ان میں کھانے کی کمی 'لباس کی کمی' اور رہائش کی جگہ کی کمی شامل ہیں۔ ایک طریق۔ اور سب سے بہتر طریق۔ مفلسی کو دور کرنے کا یہ ہے کہ انسان نہایت اخلاص کے ساتھ اور نیکی نیتی کے ساتھ خدا کی راہ میں مال خرچ کرے۔ پہلی نظر میں تو یہ بات عجیب لگتی ہے۔ کہ مفلسی کو دور کرنے کے لئے مال خرچ کیا جائے۔ لیکن صرف مال خرچ کرنے کی بات نہیں کی گئی۔ مال کو خدا کی راہ میں خرچ کرنے کی بات کی گئی ہے اور وہ بھی نیک نیتی اور اخلاص کے ساتھ۔ جو شخص ایسا کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ خود اس کی مدد فرماتا ہے اور جس کی خدا تعالیٰ خود مدد فرمائے وہ مفلس کس طرح ہو سکتا ہے۔ اگر اس کے حالات زیادہ اچھے نہ بھی ہوں تو وہ مفلسی سے تو بچا رہے گا۔

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ (ہماری دلی دعائیں آپ کے لئے) نے یہی نسخہ تجویز فرمایا ہے۔ آپ نے ایک فارسی شعر میں فرمایا ہے۔

ز بذلِ مال در راہش کسے مفلس نمی گردد
خدا خود می شود ناصر اگر ہمت شود پیدا

یعنی اس کی راہ میں (خدا کی راہ میں) مال خرچ کرنے سے کوئی شخص مفلس نہیں ہو جاتا۔ اگر انسان ہمت کرے تو خدا خود مدد کے لئے آ جاتا ہے۔ اس شعر میں ایک تو اس بات کا ذکر ہے کہ انسان کے پاس روپیہ ہو اور وہ خدا کے لئے خرچ کرے تو یہ خرچ اسے مفلس نہیں بنائے گا۔ اور دوسرے اس سے یہ بات بھی نکلتی ہے کہ کوئی ایسی بات پیش نہیں آئے گی جو اسے مفلس بنا دے بلکہ کہا جا سکتا ہے کہ اگر وہ مفلسی کے دہانے پر کھڑا ہے تو خدا تعالیٰ کی راہ میں جو کچھ بھی خرچ کر سکتا ہے نیک نیتی اور اخلاص کے ساتھ خرچ کرے تو مفلسی اس کے قریب نہیں آئے گی اس سلسلے میں حضرت امام جماعت احمدیہ الثالث (ہماری دلی دعائیں آپ کے لئے) کا ایک ارشاد پیش کیا جاتا ہے آپ فرماتے ہیں۔

"اگر کوئی شخص اللہ تعالیٰ کی راہ میں اپنا سارا مال بھی دے دیتا ہے تو وہ اسے بھوکا نہیں مرنے دیتا۔ وہ اس کی سیری کے غیب سے سامان پیدا کر دیتا ہے۔ اب اگر کسی کی جسمانی کمزوری جو کھانا کھانے کی وجہ سے ہوتی ہے دور ہو جائے۔ اس کے جسم کو طاقت اور توانائی حاصل ہو جائے سے بھوک کا احساس نہ رہے اور وہ طاقت اور سکون محسوس کرنے لگے تو کھانے کا مقصد حاصل گیا۔ اب اگر وہ سادہ کھانا نہ بھی کھائے تو اس سے کیا فرق پڑتا ہے۔"

غرض حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ فرماتے ہیں۔

زِ بذلِ مال در راہش کسے مفلس نمی گردد

اور آگے جا کر آپ اس کی بڑی عجیب دلیل دیتے ہیں۔ فرماتے ہیں:۔

خدا خود می شود ناصر اگر ہمت شود پیدا

کچھ	نہیں	مانگتا	کسی	سے مَیں
میرے	مولا	نے	بھر دیا	دامن
بعض	لوگوں	کو	ایک	پھول ملا
میرے	حصہ	میں	آیا	سارا چمن

ڈالی نظر جو عشق نے سارے جہان پر
بکھریں تجلّیات سی کون و مکان پر

یہ کیا کہ آپ لرزہ بر اندام ہو گئے
مسند نشیں ہیں آپ تو اونچی مچان پر

ناآشنا تھے جو بھی نوائے سروش سے
ترجیح دے سکے نہ یقیں کو گُماں پر

اِک وہ کہ جن کو مر کے ملی عمرِ جاوداں
اِک ہم کہ ناز ہم کو رہا جسم و جان پر

اِک وہ کہ جذبِ شوق اُڑا لے گیا جنہیں
اِک ہم نگاہ جن کی رہی نردبان پر

کیا کیا نہ کیں قصیدہ نے جادُو بیانیاں
اِک حرفِ صدق ہے کہ نہ آیا زبان پر

یہ کس کے در پہ آج جُھکی ہے جبینِ شوق
پہنچا دیا ہے جس نے دماغ آسمان پر

دیکھا بغور کشتیٔ عمرِ رواں کو جب
کچھ اعتبار اٹھ سا گیا بادبان پر

شاید تضادِ قول و عمل سے ملے نجات
رکھ دے نکال کر کوئی دل کو زبان پر

منزل ہے اِک طرف تو قدم دوسری طرف
ہم آگئے ہیں شاہرہِ امتحان پر

محمَود ان کو دولتِ کونَین مل گئی
ناداں نہ تھے جو کھیل گئے اپنی جان پر

ڈاکٹر محمود الحسن

روزنامہ الفضل ربوہ | پبلشر: آغا سیف اللہ - پرنٹر: قاضی منیر احمد
مطبع: ضیاء الاسلام پریس - ربوہ
مقام اشاعت: دار النصر غربی - ربوہ | قیمت 2 روپے 50 پیسے

خلافت لائبریری ربوہ

ملک محمد عبداللہ

حضرت میر محمد اسحاق صاحب

حضرت میر محمد اسحاق صاحب جماعت احمدیہ کے بلند پایہ خطیب ایک عالم باعمل۔ کلام الٰہی اور احادیث نبویہ کے علوم کے ماہر جامعہ احمدیہ کے بے حد شفیق اور ممتاز پروفیسر تھے۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو نہایت اعلیٰ اخلاق اور صفات حسنہ سے متصف فرمایا تھا۔ علم وفضل کے ساتھ آپ میں انتظامی امور کی صلاحیت بھی بدرجہ اتم پائی جاتی تھی۔ اپنی زندگی کے آخری لمحات تک ناظر ضیافت پروفیسر جامعہ احمدیہ اور افسر جلسہ سالانہ کے عہدوں پر متمکن رہے۔ آپ اپنے فرائض منصبی کو اس خوش اسلوبی سے سرانجام دیتے کہ دوسرے لوگ اس پر رشک کرتے۔ ان دنوں جلسہ سالانہ میں ہزاروں کی تعداد میں لوگ شریک ہوتے تھے۔ مگر اللہ تعالیٰ نے آپ کو ایسی انتظامی صلاحیت عطا کی تھی کہ تمام لوگ دو اڑھائی گھنٹے میں کھانے سے فارغ ہو کر جلسہ گاہ میں پہنچ جاتے تھے۔

مہمان نوازی ایسی کہ اگر کسی مہمان کو کوئی شکایت پیدا ہوتی تو خود اس کی شکایت کو دور فرماتے۔ قادیان میں جلسہ سالانہ میں میری ڈیوٹی اجراء پرچی خوراک کے دفتر میں ہوتی تھی۔ ایک دن جلسہ سے ایک دن قبل میں اپنے دفتر میں ڈیوٹی پر تھا کہ ایک بنگالی صاحب تشریف لائے وہ چونکہ نووارد تھے میں نے اپنے ایک معاون کو ان کے لئے کھانا لانے کو کہا اور اسے تاکید کی کہ ان کے لئے تازہ خمیری روٹی لائے۔ میں نے ان صاحب سے کہا کہ آپ کھانا کھالیں پھر میں آپ کی رہائش گاہ میں چھوڑ آؤں گا۔ میں نے دیکھا کہ ان کی آنکھوں میں آنسو ہیں۔ میں بہت حیران ہوا ان سے دریافت کیا کہ بھائی صاحب کیا معاملہ ہے۔ اگر مزید کسی چیز کی ضرورت ہے تو فرمائیں میں منگوا دیتا ہوں۔ اس پر انہوں نے بڑی دل گیر آواز میں کہا کہ اللہ میاں جانتا ہے یہ پتھر (روٹی) کیسے ہضم ہوں گے۔ اتفاق کی بات ہے کہ اسی وقت حضرت میر صاحب وہاں تشریف لائے۔ آپ نے فرمایا کیا معاملہ ہے۔ میں نے آپ کو حقیقت حال بتلائی تو آپ اس بنگالی دوست کو اپنے ہمراہ اپنے دفتر میں لے گئے اور اسی وقت لنگر خانہ سے ان کے لئے چاول پکوا کر منگوائے اور ان کے سامنے پیش کئے جس پر وہ دوست بہت خوش ہوئے کیونکہ ان کی غذا چاول تھی روٹی کو وہ پتھر سمجھتے تھے۔

حضرت میر صاحب بہت اعلیٰ پایہ کے خطیب تھے۔ رمضان المبارک میں آپ فجر کی عبادت کے بعد بیت اقصیٰ قادیان میں کلام الٰہی کا درس فرماتے اس میں محلہ جات کے لوگ بڑی تعداد میں شرکت کرتے۔ لوگوں کا شوق اس قدر تھا کہ بعض لوگ نواحی بستیوں سے اس درس میں شامل ہوتے۔

ایسا ہی ایک واقعہ جلسہ سالانہ کا ہے کہ حضرت میر صاحب کو یہ رپورٹ ملی کچھ لوگ جو بیرونی محلہ جات سے بیت المبارک میں حضرت امام جماعت احمدیہ کی اقتداء میں مغرب اور عشاء کی عبادت ادا کرنے کے لئے آئے تھے انہوں نے ابھی کھانا نہیں کھایا اور لنگر خانہ میں کھانا موجود نہیں۔ حضرت میر صاحب کا جلسہ سالانہ کا دفتر بورڈنگ مدرسۃ احمدیہ کے ایک کشادہ اور وسیع کمرہ میں ہوتا تھا۔ اس سے ملحق اتنا ہی بڑا ایک اور کمرہ تھا اور ان کمروں کے جانب جنوب لنگر خانہ تھا۔ حضرت میر صاحب کو جب مہمانوں کے کھانا نہ کھانے کا علم ہوا تو آپ فوراً خود لنگر خانہ تشریف لے گئے۔ واقف کار دوستوں کو علم ہے کہ ان ایام میں لنگر خانہ میں ہنگامی طور پر کھانے پکانے کا ہر وقت انتظام موجود ہوتا ہے۔ دیگوں کے چولہے اور روٹی پکانے کے تنور ہر وقت تیار رہتے ہیں۔ حضرت میر صاحب نے منتظمین کو کھانا تیار کرنے کا ارشاد فرمایا اور خود مہمانوں میں واپس تشریف لا کر بورڈنگ کے دونوں کمروں میں انہیں جمع کیا اور درمیان میں کھڑے ہو کر حضرت رسول مقبول ﷺ کی سیرت طیبہ پر تقریر شروع فرما دی۔ بس پھر کیا تھا۔ لوگ اس تقریر کی جاذبیت اور سحر میں اتنے مسحور ہوئے کہ وہ اپنی بھوک بھول گئے۔ تھوڑی دیر میں یہ اطلاع آگئی کہ کھانا تیار ہے۔ تو لوگوں نے اصرار کیا کہ آپ ابھی اس روحانی مائدہ کو ختم نہ کریں۔ جس پر آپ نے مزید تھوڑی سی تقریر کر کے اسے ختم کیا اور لوگوں نے کھانا کھایا۔

ایک عجیب بات جس کا میں نے اپنی زندگی میں مشاہدہ کیا یہ تھی کہ آپ کی مصروفیت بہت زیادہ تھی۔ مدرسہ احمدیہ کی ہیڈ ماسٹری۔ نظارت ضیافت۔ دفتر جلسہ سالانہ۔ علاوہ ازیں بہت سے اضافی کام بھی آپ کے سپرد ہوتے کوئی ناظر صاحب باہر تشریف لے جاتے تو ان کا کام بھی آپ کے سپرد ہو جاتا۔ خصوصاً نظارت اصلاح وارشاد کا کام۔ لیکن ان گوناگوں مصروفیتوں کے ہوتے ہوئے ہر کام باقاعدگی اور مستعدی سے ہوتا تھا۔ جب کوئی کارکن فائل یا کاغذ لے کر آتا آپ اسی وقت اس کام کو نمٹا دیتے۔ ہر آدمی بلا روک ٹوک آپ کی خدمت میں حاضر ہو جاتا اور آپ اس کی بات پوری توجہ سے سنتے۔ کسی کو زیادہ انتظار کروانا آپ کو گوارہ نہیں تھا۔ خاکسار کا اپنا تجربہ ہے کہ 1939ء میں جو جوبلی کا سال تھا حضرت مرزا بشیر احمد صاحب اپنی بلند پایہ کتاب "سلسلہ احمدیہ" اس جلسہ جوبلی کے لئے تصنیف فرما رہے تھے۔ خاکسار ان دنوں حضرت مرزا بشیر احمد صاحب کے ساتھ کام کرتا تھا۔ اس کتاب کے حوالہ جات نکالنے نیز اس کی کتابت اور طباعت کی نگرانی بھی میرے سپرد تھی۔ اس زمانہ میں احادیث اور سیرت کی کتب سے حوالہ جات نکالنے میں حضرت میر صاحب میری بہت مدد فرماتے تھے۔ آپ اس معاملہ میں بحر ذخار تھے۔ میں بعض اوقات رات کے وقت آپ کے دروازے پر جا دستک دیتا۔ آپ نے میری اس بے وقت آمد پر کبھی برا نہیں منایا۔ بلکہ بڑی خوش دلی اور شفقت سے میری رہنمائی فرماتے ہوئے کتاب کا نام اور باب کی تفصیل بتلا دیتے جس سے مجھے اصل حوالہ نکالنے میں بہت سہولت ہوتی۔ غرضیکہ آپ اخلاق حسنہ اور صفات عالیہ کا ایک کامل نمونہ تھے اور ہر ملنے والے سے نہایت شفقت اور خندہ پیشانی سے پیش آتے۔

جلسہ سالانہ کے ایام میں اس بات کا بھی مشاہدہ کیا کہ جلسہ ختم ہونے کے بعد جب لوگ واپس جاتے تو قادیان کے نزدیکی دیہات کے لوگ بڑی تعداد میں جن میں بچے اور عورتیں بھی شامل ہوتیں پیدل ہی اپنے اپنے گاؤں کے لئے روانہ ہو جاتے حضرت میر صاحب احمدیہ چوک میں کھڑے ہوتے اور لوگوں کو تاکید فرماتے کہ بچوں کے لئے لنگر خانہ سے کچھ روٹیاں ساتھ لے لیں راستہ میں کام آئیں گی۔

آخر میں یہ بھی عرض کر دوں کہ میری یہ انتہائی خوش بختی ہے کہ جامعہ احمدیہ میں مجھے بھی آپ کی شاگردی کا فخر حاصل ہوا۔ حضرت میر صاحب (اللہ تعالیٰ آپ کے درجات بلند فرمائے) نہایت ہمدرد انسان تھے۔ آپ سیدہ حضرت اماں جان کے حقیقی بھائی تھے لیکن آپ میں بڑائی نام کو نہ تھی۔ اس کے مقابل پر فروتنی اور انکساری آپ کی عادت تھی۔ نہایت رقیق القلب اور دوسروں کی تکلیف کو اپنی تکلیف سمجھنے والے بزرگ تھے۔ مجھے اپنا ایک واقعہ یاد آ گیا۔ 1935ء میں خاکسار حضرت مولانا عبدالغفور صاحب کے ساتھ سرگودھا میں بطور مربی کام کر رہا تھا۔ ایک دن شام کے وقت حضرت مولانا صاحب نے بتلایا کہ آپ کے گھر سے تار آیا ہے کہ آپ کا اکلوتا بچہ بہت بیمار ہے۔ چند یوم کی رخصت لے کر آپ ابھی گاڑی پر قادیان روانہ ہو جائیں۔ میں آپ کی طرف سے دفتر کو رخصت کے لئے تار دے دوں گا۔ میں جب قادیان پہنچا تو معلوم ہوا کہ بچہ ایک دن قبل فوت ہو چکا ہے اور اس کی تدفین بھی ہو گئی ہے۔ دوسرے دن فجر کی عبادت کے بعد حضرت میر صاحب تعزیت کے لئے میرے مکان پر تشریف لائے۔ آپ ان دنوں قائم مقام ناظر اصلاح وارشاد تھے۔ آپ نے میری اہلیہ کو جو ان دنوں اپنی خالہ کے ہمراہ رہ رہی تھی بہت تسلی دی اور ہر طرح دلجوئی فرمائی اور اسے تاکید کی کہ جب ملک صاحب باہر ہوں تو کسی قسم کا کوئی کام ہو آپ اس کے متعلق دفتر میں اطلاع دیا کریں۔ یا براہ راست مجھے کہلا بھیجا کریں۔ اللہ نے چاہا تو آپ کا پورا پورا خیال رکھا جائے گا۔ آپ جب تعزیت کے لئے تشریف لائے تو آپ کے ہمراہ مدرسہ احمدیہ کا ایک طالب علم بھی تھا۔ جو میرا اچھا واقف تھا اور بچے کی تدفین میں بھی شامل تھا۔ اس نے مجھے بتلایا کہ کل مغرب کی عبادت کے بعد حضرت میر صاحب اس کو ساتھ لے کر بچے کی قبر پر بھی گئے اور وہاں جا کر دعا فرمائی تھی۔ میں لالٹین پکڑے ہوئے آپ کے ہمراہ گیا تھا۔ حضرت میر صاحب نے میرے ساتھ ایسا کوئی ذکر نہیں کیا۔ اللہ اللہ کیسے بے نفس۔ ہمدرد اور غم خوار بزرگ تھے۔ اللہ تعالیٰ ان کے درجات بلند فرمائے۔

جامعہ احمدیہ کے زمانے میں حضرت میر صاحب کا جن چند شاگردوں کے ساتھ خاص ربط تھا ان میں ایک یہ خاکسار بھی تھا۔ آپ کا وجود قدرے بھاری تھا۔ جامعہ احمدیہ کے زمانہ میں آپ تفریح کے وقت بیڈمنٹن کھیلا کرتے تھے۔ یہ سارا سامان آپ نے اپنی گرہ سے منگوایا تھا۔ اس کھیل میں میں بھی آپ کے ساتھ شریک ہوتا تھا۔

(مکرم ملک محمد عبداللہ صاحب کی کتاب "میری یادیں" سے ماخوذ)

ذیلی تنظیموں کے عہدیداران

توجہ فرمائیں!

○ واقفین نو کو ذیلی تنظیموں سے وابستہ کر کے ان کی تربیت کرنے کے بارے میں حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع نے فرمایا:۔ "واقفین بچوں میں سخت جانی کی عادت ڈالنا نظام جماعت کی اطاعت کی بچپن سے عادت ڈالنا' اطفال الاحمدیہ سے وابستہ کرنا' ناصرات سے وابستہ کرنا' خدام سے وابستہ کرنا بھی بہت ضروری ہے۔

انصار کی ذمہ داری تو بعد میں آئے گی۔ لیکن 15 سال کی عمر تک' خدام کی حد تک تو آپ تربیت کر سکتے ہیں۔ خدام کی حد تک اگر تربیت ہو جائے تو اللہ تعالیٰ کے فضل سے پھر انصار کی عمر میں بگڑنے کا امکان شاذ کے طور پر ہی کوئی ہو گا۔ ورنہ جتنی لمبی نالی سے گولی چلائی جائے اتنی دیر تک سیدھی رہتی ہے۔ خدام کی حد تک اگر تربیت کی نالی لمبی ہو جائے تو خدا کے فضل سے پھر موت تک وہ انسان سیدھا ہی چلے گا۔"

اس لئے ذیلی تنظیموں کے عہدیداران سے گذارش ہے کہ وہ 7 سال یا اس سے بڑی عمر کے تمام واقفین نو کو "اطفال الاحمدیہ" اور تمام واقفات نو کو "ناصرات لاحمدیہ" میں شامل کر کے انہیں ذیلی تنظیموں کا سرگرم رکن بننے کی ٹریننگ دیں اور نظام جماعت کی اطاعت کی ڈالیں۔

(وکالت وقف نو)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حافظ صالح محمد الہ دین صاحب

حضرت سیٹھ عبد اللہ الہ دین صاحب

حضرت سیٹھ عبد اللہ الہ دین صاحب کے ایک پوتے حافظ صالح محمد الہ دین صاحب آپ کے متعلق کہتے ہیں:-

آپ تلاوت کلام الٰہی سستی سے ٹیک لگا کر نہیں کرتے تھے۔ بعد فجر آپ ہم سب سے ترجمہ کلام الٰہی سنتے تھے۔ میں نے جب کلام الٰہی حفظ کر لیا تو جس محبت شفقت سے آپ نے اس عاجز سے معانقہ کیا پیار کیا وہ بیان سے باہر ہے اور اس خوشی میں آپ نے سو روپیہ بطور تحفہ مجھے عطا کیا۔ میں آپ سے درخواست دعا کرتا تو فرماتے کہ میں تمہارے لئے اس طرح دعا کرتا ہوں کہ اس نے تیرا کلام حفظ کیا ہے اب تو ہی اس کی مدد کر۔

خاندان حضرت امام جماعت الثانی (ہماری دلی دعائیں آپ کے لئے) کا بھی آپ کو بہت احترام تھا۔ ایک دفعہ بوجہ ضعیفی آپ نے خاکسار سے حضرت صاحب کے ایک فرزند کی خدمت میں خط لکھایا میں نے دادا جان کی بزرگی کے مدنظر مکتوب الیہ کے لئے صرف مکرم و محترم کے الفاظ کافی سمجھے تو دادا جان نے فرمایا کہ میں نے حضرت صاحب کا لفظ کیوں نہیں لکھا۔ اور یہ لفظ لکھوایا اور پھر خط پر دستخط ثبت کئے۔

آپ حضرت عرفانی صاحب اور دیگر بزرگان کا بھی بہت احترام کرتے تھے۔ اور یہ بزرگ بھی آپ کا احترام کرتے تھے۔ عرفانی صاحب آپ کو ایک بھائی بلکہ باپ کی طرح قابل احترام سمجھتے تھے۔

آپ کو مرکز قادیان سے بھی بہت محبت تھی۔ ہر جلسہ سالانہ پر تشریف لاتے اور جب آخری عمر میں آپ کی مالی حالت پہلے جیسی نہ رہنے کی وجہ سے فسٹ یا سیکنڈ کلاس میں سفر کرنے کی توفیق آپ نہیں پاتے تھے۔ تب آپ تھرڈ کلاس میں سفر کرتے اور مرکز کے روحانی فوائد کی خاطر تمام تکالیف برداشت کرنے کو باعث مسرت و راحت سمجھتے تھے۔

آپ اپنے بے پناہ جذبہ خدمت دین کی وجہ سے یہ جذبہ اپنی نسل میں بھی قائم رکھنا چاہتے تھے۔ آپ بچپن میں مجھے کئی طرزوں سے نصیحت فرماتے مثلاً ہماری مثال ایک خزانچی کی سی ہے۔ سرکاری خزانچی کے پاس بے شک ڈھیروں ڈھیر مال آتا ہے لیکن وہ اس کا مالک نہیں ہوتا اور وہ ان اموال کو صرف سرکاری کاموں کے لئے صرف کرتا ہے۔ اسی طرح ہم بھی اللہ تعالیٰ کے خزانچی ہیں۔ اپنی ضروریات سے جتنا روپیہ بچے اسے فی سبیل اللہ خرچ کرنا چاہئے۔ یہ بھی فرماتے تھے کہ اس دنیا میں ہماری مثال ایک مسافر کی سی ہے یہ دنیا ہمارا اصل گھر نہیں ہے۔ اس لئے سفر میں اگر تکلیف ہو تو کیا حرج ہے۔ یہ بھی فرماتے کہ ایک مجاہد کا درجہ ہزار عابد سے زیادہ ہوتا ہے۔

حضرت عرفانی صاحب نے ایک دفعہ فرمایا۔ کہ میں نے سیٹھ صاحب کا حساب رکھا ہے آپ اپنی آمد میں سے فی روپیہ ایک پیسہ یا فرمایا ایک آنہ اپنے اوپر اور بقایا سارا باغراض دین صرف کرتے ہیں۔ آپ کی زندگی بہت سادہ تھی۔ ایک دفعہ میں نے ایک پین خریدا اور دادا جان سے درخواست کی کہ برکت کے لئے پہلے آپ اس سے لکھیں یہ معلوم کرکے کہ اس کی قیمت دس بارہ روپیہ ہے آپ نے فرمایا اتنا مہنگا۔ میں تو ایک روپیہ کے قلم سے لکھتا ہوں۔

دعوت الی اللہ کے اہم دینی کام کے باعث آپ مربیوں کو بھی بنظر احترام دیکھتے تھے۔ ایک خاندان سے میرے رشتہ کی بات چل رہی تھی آپ سے خواہش کی گئی کہ حضرت امام جماعت الثانی کی خدمت میں خط تحریر کرکے مشورہ حاصل کریں۔ تو فرمایا کہ میرے والد خط لکھیں۔ بطور والد ان کی ذمہ داری ہے۔ اس خاندان میں رشتہ کا معاملہ ختم ہوا۔ کچھ عرصہ بعد آپ سے ذکر ہوا کہ محترم مولوی عبد المالک خان صاحب مربی کراچی خلف حضرت مولوی ذوالفقار علی خان صاحب کے ہاں رشتہ مناسب نظر آتا ہے اور مولوی صاحب رشتہ قبول کرنے پر آمادہ نظر آتے ہیں تو آپ نے بلاتوقف مجھے فرمایا کہ یہ رشتہ فوراً قبول کرلو کہ یہ ایک مربی کی بیٹی کا رشتہ ہے۔ آپ نے تین راتیں استخارہ کیا اور خود بھی حضرت صاحب کی خدمت میں خط لکھ کر اجازت بھی حاصل کرلی اور بہت ہی خوش ہوئے۔

آپ نے اپنے شدید جذبہ دعوت الی کی وجہ سے بچپن میں ہی مجھے اپنی جملہ گجراتی زبان کی کتابیں پڑھا دیں تاکہ مجھے ان سے دعوت الی اللہ میں مدد ملے۔ ایف۔ ایس سی میں میری کامیابی پر اسی جذبہ کے تحت آپ نے یہ خواہش ظاہر کی کہ میں مزید تعلیم حاصل کرنے کی بجائے جلد از جلد دعوت الی اللہ کے کام میں جُت جاؤں۔ اسی علم کی وجہ سے کہ آپ حضرت امام جماعت الثانی کے تئیں کمال جذبہ اطاعت رکھتے ہیں۔ اگر حضرت صاحب نے آپ کی خواہش کے خلاف مشورہ دیا تب بھی آپ اسے قبول کریں گے۔ سو میں ہر مرحلہ پر حضرت صاحب سے مشورہ حاصل کر لیتا اور آپ کے مشورہ کے مطابق میں نے بی۔ ایس سی اور پھر ایم۔ ایس۔ سی اور پھر ڈاکٹریٹ کیا اور دادا جان ہمیشہ حضرت صاحب کے مشورہ پر سر تسلیم خم کرتے رہے۔ ڈاکٹریٹ کے لئے داخلہ کے موقعہ پر دعا کے لئے درخواست کرنے پر حضرت صاحب نے مجھے جواباً فرمایا کہ اللہ تعالیٰ پی۔ ایچ ڈی میں داخلہ مبارک کرے اور آپ کو اپنے دادا کی طرح مخلص اور خادم دین بنائے۔

گوپی چند نارنگ

اعداد

1۔ لفظ دونوں یا دونو نون غنّہ کے ساتھ اور اس کے بغیر دونوں طرح لکھا جاتا ہے۔ اس کا صحیح املا نون غنّہ کے ساتھ ہے، یعنی دونوں، تینوں، چاروں وغیرہ۔

2۔ لفظ چھ کا املائی طرح کیا جاتا ہے، چھ، چھہ، چھے۔ ڈاکٹر عبد الستار صدیقی نے چھے کی سفارش کی تھی لیکن چھے رائج نہیں ہو سکا۔ چلن میں اس لفظ کا املا چھ ہے، اور اسی کو صحیح مان لینا چاہئے۔

3۔ گیارہ سے اٹھارہ تک گنتیوں کے آخر میں ہائے خفی ہے۔ اس لئے ان کے آخر میں ہمیشہ ہ لکھنی چاہئے۔ بعض لوگ ان کا تلفظ نون غنّہ سے کرتے ہیں (جیسے گیاراں) یہ لہجہ معیاری نہیں۔ صحیح املا گیارہ، بارہ، تیرہ..... ہے۔

4۔ جب یہ گنتیاں اعداد وصفی میں تبدیل ہوتی ہیں تو ہائے خفی ہائے مخلوط میں بدل جاتی ہے، یعنی:

گیارھواں بارھواں تیرھواں.......

5۔ اسی طرح اعداد تاکیدی بھی ہائے مخلوط سے لکھنے چاہئیں:

گیارھوں بارھوں تیرھوں.......

6۔ انتیس اور اکتیس ی سے صحیح ہیں۔

7۔ اکتالیس سے اڑتالیس تک کی گنتیوں میں لام کے بعد کی ی ضرور لکھنی چاہئے:

اکتالیس بیالیس پینتالیس.....

8۔ ذیل کے اعداد کبھی نون غنّہ کے ساتھ اور کبھی اس کے بغیر بولے جاتے ہیں۔ ان کو نون غنّہ کے ساتھ لکھنا صحیح ہے:

تینتیس چونتیس پینتیس سینتیس
پینتالیس سینتالیس پینسٹھ

9۔ اسی طرح 51، 81، 91 کو کبھی یہ اضافہ ی اور کبھی اس کے بغیر لکھتے ہیں۔ انہیں ی سے لکھنا ہی صحیح ہے۔

اکیّاون اکیّاسی اکیّانوے

10۔ لفظ سیکڑا نون غنّہ کے ساتھ بھی مروج ہے، لیکن اسے بیشتر نون غنّہ کے بغیر لکھتے ہیں، اور یہی مرجح ہے۔

11۔ 85، 95، 99 میں بعض لوگ الف سے پہلے ی بولتے ہیں، لیکن ان گنتیوں کا ترجیحی املا پچّاسی، پچّانوے اور ننّانوے ہے۔

12۔ اعدادِ وصفی بناتے ہوئے اگر عدد مصمتے پر ختم ہو رہا ہے تو اسے ملفوظی طور پر لکھنے میں کوئی دقت نہیں، مثلاً چوبیسواں، اڑتیسواں، باسٹھواں، اٹھتّرواں، لیکن جو عدد مصوتے پر ختم ہوتے ہیں، بالخصوص 79 سے 99 تک کی گنتیاں، ان کے اعداد وصفی بنانے کا آسان طریقہ یہ ہے کہ ہندسہ لکھ کر واں یا ویں بڑھا دیا جائے۔ گویا 79 واں یا 79 ویں، 98 واں یا 98 ویں۔

13۔ سو سے آگے (یا سو کے دیگر تمام یونٹوں) کی وصفی گنتیوں کو بھی ہندسہ لکھ کر واں یا ویں کے اضافے سے لکھنا مناسب ہے۔

14۔ ہزاروں، لاکھوں، کروڑوں، اربوں تو ملفوظی طور پر ہی لکھنا مناسب ہیں، لیکن بڑے اعداد مثلاً 516، 27، 1 کو وصفی صورت میں ہندسے کے بعد واں یا ویں کے اضافے سے لکھنا ہی مناسب ہوگا۔

(املانامہ ص 89 تا 91)

ہماری تاریخ

ٹروتھ کے 13۔ دسمبر 1957ء کے صفحہ اول پر ایک مصری وفد کی نائیجیریا میں آمد کا ذکر ہے۔ یہ مصری وفد مغربی افریقہ میں خیر سگالی کے دورے پر گیا تھا۔ لائبیریا میں انہوں نے احمدیہ مشن میں مولوی ایم۔ آئی۔ صوفی مولوی فاضل سے بھی ملاقات کی مولوی ایم۔ آئی۔ صوفی صاحب نے انہیں دینی لٹریچر جو انگریزی جرمن اور عربی زبان میں تھا دکھایا۔

وفد کے ایک رکن ڈاکٹر محمود جو ان تینوں زبانوں کو پڑھ سکتے تھے نے یہ لٹریچر دیکھ کر اسے خوب سراہا۔ انہیں عربی زبان کی بعض کتابیں تحفتاً بھی دی گئیں۔ ڈاکٹر محمود نے لٹریچر حاصل کرکے نہ صرف مسرت کا اظہار کیا بلکہ اس بات کا یقین دلایا کہ وہ اس کا ضرور مطالعہ کریں گے۔ بعد ازاں ایک گروپ فوٹو لیا گیا۔ اس وفد میں ڈاکٹر محمود اور مسٹر مصطفیٰ کے علاوہ بعض اور احباب بھی موجود تھے۔ جن کا تعلق فرانسیسی گنی سے تھا۔ یہ سب کے سب صوفی صاحب سے مل کر بہت خوش ہوئے۔

خدا تعالیٰ نے عباد الرحمٰن کی ایک تعریف یہ فرمائی ہے کہ (-) جب وہ انفاق یعنی خرچ کرتے ہیں تو یہ دو باتیں ان کے مدِنظر ہوتی ہیں اول یہ کہ (-) خرچ کرنے میں اسراف نہیں کرتے دوئم (-) بخل نہیں کرتے۔ مال کو جمع نہیں کرتے۔

(حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی)

خلافت لائبریری ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ڈاکٹر پرویز پروازی

درویشی' خاکساری' قناعت

مکرم ڈاکٹر پرویز پروازی صاحب مکرمہ امتہ الباری ناصر صاحبہ کا ذکر کرنے کے بعد لکھتے ہیں۔

قادیان میں ہمارے ہمسائے میں باباجی ہرسیاں والے' بابا فضل محمد صاحب کی اولاد آباد تھی۔ چچا عبدالرحیم اور چچا عبداللہ۔ یہ امتہ الباری چچا عبدالرحیم کی بیٹی ہیں۔ عبدالرحیم صاحب کی ایک سوڈا واٹر فیکٹری تھی۔ دیانت سوڈا واٹر فیکٹری کیونکہ چچا عبدالرحیم دیانت تخلص کرتے تھے۔ تخلص کا تو پتہ نہیں وہ کیا استعمال کرتے تھے کیونکہ ہم نے ان کا کوئی شعر کبھی نہیں سنا یا پڑھا البتہ اپنی فیکٹری میں دیانت کا چلن روا رکھتے تھے خالص چیزیں' خالص میٹھا اور خالص سوڈا واٹر۔ ہم نے دیانت کے معنی انہی چچا عبدالرحیم کو دیکھ کر جانے۔ پھر قادیان میں رہ گئے اور درویشی اختیار کرلی اور وہیں دھونی رما کر بیٹھ گئے۔ چچا عبدالرحیم اور چچا عبداللہ ہمارے ساتھ ہمارے بزرگوں کی بزرگی کی وجہ سے بہت محبت کا سلوک روا رکھتے تھے۔ چچا عبدالرحیم کے بیٹے ہم سے عمر میں بڑے تھے ایک بیٹا جو ربوہ میں ہماری گلی میں ہی کھیل کر بڑا ہوا ہم سے چھوٹا تھا۔ ان کی بیٹیوں میں سے آپا امتہ اللطیف شیخ خورشید احمد اسسٹنٹ ایڈیٹر الفضل سے بیاہی گئیں۔ ابھی پچھلے دنوں کینیڈا میں شیخ صاحب سے ملاقات ہوئی بہت بوڑھے اور کمزور ہو گئے تھے اللہ تعالیٰ ان کی عمر اور صحت میں برکت دے۔ ان کے صاحبزادے عزیزی لئیق احمد خورشید ہمارے شاگرد ہیں قادیان میں ہم چچا عبدالرحیم کی سوڈا واٹر فیکٹری سے جی بھر کر سوڈا واٹر پی جایا کرتے تھے اور عین ان کی آنکھوں کے سامنے پی جایا کرتے تھے' علی الاعلان' بتا کر' مگر ہمیں بالکل یاد نہیں پڑتا کہ چچا عبدالرحیم یا چچا عبداللہ کسی نے ہمیں ڈانٹا ہو! ان کی شفقت تھی۔ چچا عبدالرحیم کے بیٹے ہم سے عمر میں بڑے ہیں۔ بھائی عبدالسلام ظافر' اور بھائی عبدالباسط' جو آجکل شاید الفضل کے عملہ ادارت میں ہیں۔ ایک صاحبزادے چھوٹے ہیں ان کا نام ذہن سے اتر رہا ہے حالانکہ وہ ہمارے محلہ میں ہی پلے بڑھے ہیں اور ان کی شکل اب تک آنکھوں کے سامنے پھر رہی ہے۔

خالہ آمنہ نے' اپنے شوہر کی درویشی اور قناعت کا نمونہ ربوہ میں دکھایا۔ اتنی خودداری اور ہمت سے آپ نے تنگی ترشی کا وقت ہنس کھیل کر گزار دیا۔ ہمارے ساتھ بہت محبت کا سلوک روا رکھتی تھیں اور ہمیں اپنے بچوں کی طرح ہی جانتی تھیں۔ ایک بار تشریف لائیں۔ فرمانے لگیں تم میرے بیٹوں جیسے ہو کیا میری مدد نہیں کرو گے؟ ہم نے کہا کیوں نہیں خالہ آپ کسی خدمت کا کہہ کر تو دیکھیں! خالہ کہنے لگیں امتہ الباری ایم اے میں پڑھ رہی ہے اس کو کوئی بات سمجھ نہیں آرہی وہ تم سے پوچھنا چاہتی ہے۔ تم اسے بتا دو گے؟ ہم نے کہا خالہ وہ ہماری بہن ہے ہم بسروچشم اس کی امداد کریں گے۔ ہمیں یہ بات بہت ہی اچھی لگی اس لئے بھی کہ امتہ الباری ہمارے ہی کالج میں پڑھتی تھیں اور دن میں ایک آدھ بار اورینٹل کالج میں آمنا سامنا بھی ہو جاتا تھا وہ چاہتیں تو ہمیں اورینٹل کالج میں خود بھی کہہ سکتی تھیں مگر یہ ماں باپ کی تربیت کا اثر تھا کہ امتہ الباری نے ہمیں خود کہنا پسند نہیں کیا اپنی امی سے کہا۔ چنانچہ ہم نے سودا کا قصیدہ "اٹھ گیا بہمن ودے کا چمنستاں سے عمل" امتہ الباری کو پڑھایا۔ وہ اپنی امی کے ساتھ ہمارے ہاں آتیں' پردہ کی پوری پابندی کے ساتھ بیٹھتیں' کوئی زائد بات کبھی امتہ الباری نے کی نہ ہم نے کی۔ سبق ختم ہوتا تو دونوں ماں بیٹی اٹھتیں ہمارے ماں باپ سے سلام کہتیں اور اپنی راہ لیتیں۔ خالہ آمنہ کی عفت اور خودداری محلہ میں ضرب المثل تھی۔ ہماری پھوپھی محترمہ بیگم جی ان کی استاد تھیں ان کی کیا سارے قادیان کی استاد تھیں ان سے اتنے احترام اور پیار سے ملتیں کہ اسلاف کی یادیں تازہ ہو جاتیں۔

ہم حضرت مرزا بشیر احمد صاحب کے دفتر میں کام کر چکے تھے اس لئے ہمیں درویشان قادیان اور پاکستان میں ان کے اہل و عیال کے احوال سے آگاہی تھی۔ خالہ آمنہ نے اپنے بچوں کو بھی وہی قناعت سکھائی۔ خودداری کا درس دیا۔ اپنے حالات کے مطابق اپنے آپ کو ڈھالنے کا سبق سکھایا۔ اور جہاں تک ہو سکا خود تنگی ترشی سے گزارا کر کے اولاد کو زیور تعلیم سے آراستہ کیا۔ امتہ الباری کی سب سے چھوٹی بہن امتہ الشکور' جو برادرم عزیزم پروفیسر محمد ارشد' سے بیاہی گئیں وہ بھی غالباً بی اے تک تو پڑھیں۔ برادرم عزیزم ارشد' ایم ایس سی کرنے کے لئے لاہور آئے تو ان کا بھی کوئی مستقل ذریعہ آمدن نہیں تھا۔ وہ بھی ہماری طرح ٹیوشنوں کے متلاشی تھے۔ لاہور آئے تو سیدھے ہمارے ہاں آئے اور اپنی مشکل کا ذکر کیا۔ اتفاق ہے اسی روز ہمیں ایک نئی ٹیوشن ملی تھی۔ صاحبزادہ مرزا منیر احمد صاحب نے ہمیں اپنی بیٹی محترمہ امتہ الحسیب کو پڑھانے کے لئے منتخب کیا تھا۔ ہم نے برادرم عزیزم ارشد کو ساتھ لیا اور میاں صاحب سے جا کر کہا کہ ان کی ضرورت میری ضرورت سے زیادہ ہے کیونکہ میں کم از کم ایک ٹیوشن پڑھا رہا ہوں اور وہ میرے گزارہ کے لئے کافی ہے۔ انہیں کوئی ٹیوشن میسر نہیں۔ سلسلہ کے پرانے خادم کے بیٹے ہیں اور میری دانست میں ٹیوٹر کے طور پر مناسب ہیں امید ہے آپ کو ان سے کوئی شکایت نہیں ہو گی۔ چنانچہ وہ ٹیوشن ارشد صاحب کو مل گئی اور یوں ان کے لاہور میں ٹھہرنے اور خودداری کے ساتھ کسی کے سامنے ہاتھ پھیلائے بغیر روزگار کا انتظام ہو گیا۔ یہ برادرم عزیزم ارشد کی سعادت مندی ہے کہ وہ اب بھی ہماری اس بات کا ذکر دوستوں سے کرتے اور احسان مندی کے طور پر کرتے ہیں۔ ان کا بیاہ عزیزہ امتہ الشکور سے ہوا تو ہم نے انہیں کہا ارشد تمہیں ایک درویش کی درویش بیٹی ملی ہے اس کی قدر کرنا چنانچہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے میاں بیوی خوب خوش اور گھر بار سے آسودہ ہیں۔

امتہ الباری بیاہ کر کراچی چلی گئیں۔ کراچی کی لجنہ میں ان کا کام خوب نمایاں رہا۔ مگر پچھلے دنوں امتہ الباری کا ایک کارنامہ منظر عام پر آیا۔ کراچی کی لجنہ نے حضرت مرزا طاہر احمد صاحب کا کلام' کلام طاہر کے نام سے بہت ہی خوب صورت گیٹ اپ سے شائع کیا ہے۔ امتہ الباری نے اس کلام طاہر کا دیباچہ لکھا ہے اور لکھ گزری ہیں۔ حالانکہ بعض اور دوستوں نے کلام طاہر پر شذرے لکھنا چاہے تو حضرت صاحب نے اسے پسند نہیں فرمایا۔ ہم نے یہی سوچا امتہ الباری کا خلوص اسے پار لے اترا ورنہ حضرت صاحب کہاں اسے لکھنے دیتے۔ کلام طاہر پر امتہ الباری کا دیباچہ بہت ہی خوب صورت اور ادبی لحاظ سے قابل قدر ہے۔ امتہ الباری تنقید کی باریکیوں سے خوب آگاہ ہیں۔ امتہ الباری نے اپنے ماں باپ سے قناعت' درویشی اور خاکساری کا ورثہ پایا ہم اس کے گواہ ہیں اور یہ مضمون اسی کی گواہی میں ہے۔ اللہ تعالیٰ ان بزرگوں کے صدقہ میں ان کی اولادوں میں اس کار خیر کو جاری رکھے۔

تعارف

ریویو آف ریلیجنز

ریویو آف ریلیجنز کا اکتوبر 1995ء کا شمارہ پیش نظر ہے۔ اس کے اداریہ میں حضرت امام جماعت الرابع (ہماری دلی دعائیں آپ کے لئے) کے ایک مضمون کا ذکر کیا گیا ہے اس مضمون کا عنوان ہے دین حق کی عالمگیر حیثیت۔ اور اسے کس طرح امن و آشتی کے لئے عمل میں لایا جا سکتا ہے۔ اس کے بعد تبصرہ ٹیورن شراوڈ کے متعلق ہے جسے مقدس کفن بھی کہا جاتا ہے اور اس کے بعد ناصر وارڈ کا ایک مضمون ہے حضرت مسیح ناصری اور ہندومت حضرت امام جماعت الرابع کے تفصیلی مضمون کے بعد "حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کی معیت میں" ترجمہ از امتہ الہادی احمد اسی طرح اور بھی ایک دو مضامین شامل ہیں۔

جیسا کہ پہلے بتایا جا چکا ہے یہ پرچہ یعنی ریویو آف ریلیجنز بیت الفضل 16۔ گریسن ہال روڈ۔ لندن۔ ایف ڈبلیو۔ 18۔ آئی کیو ایل برطانیہ سے حاصل کیا جا سکتا ہے۔

ڈاکٹر سلطان احمد مجاہد

میرا خاندان

1۔ والد محترم حضرت میاں کرم دین صاحب حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کے رفیق تھے۔

2۔ میرے ایک بھائی میاں فضل احمد (وفات یافتہ) پیر کوٹ میں قائد خدام الاحمدیہ کی حیثیت سے خدمت بجالاتے رہے۔

(3) خاکسار پیر کوٹ ثانی میں قائد خدام الاحمدیہ کی حیثیت سے خدمات بجالاتا رہا۔

محاذ کشمیر پر فرقان بٹالین میں جا کر مجاہد کا خطاب پایا۔ ڈیرہ والی چک چٹھہ ضلع حافظ آباد میں کئی سال تک سیکرٹری مال اور قائد خدام الاحمدیہ کی حیثیت سے کام کیا۔ وقف جدید میں شامل ہو کر نگر پارکر میں احمدی احباب کی تربیت کا موقعہ ملا۔ 1966ء میں فارغ ہو کر واپس آگیا۔ متواتر نو سال تک وقف جدید میں خدمت سرانجام دی۔ چک چٹھہ ضلع حافظ آباد میں ایک لمبے عرصہ تک سیکرٹری اصلاح وارشاد اور زعیم انصار اللہ کی حیثیت سے خدمات سرانجام دیں۔ ربوہ میں رحمان کالونی میں سیکرٹری اصلاح وارشاد و نگران حلقہ رحمان کالونی مربی اطفال اور اب نائب زعیم انصار اللہ اور ذیلی تنظیم کے سیکرٹری داعی الی اللہ کی حیثیت سے خدمات کا موقعہ ملا۔ ایک خاص انگوٹھی پہننے کی وجہ سے اسیر راہ مولا بھی رہا۔ اور حضرت امام جماعت کی طرف سے اس سلسلے میں دعائیہ سرٹیفکیٹ ملا۔

(4) میری پہلی اہلیہ سکینہ بی بی چک چٹھہ میں متواتر پچیس سال تک سیکرٹری اور صدر لجنہ رہیں۔

(5) اسی طرح اہلیہ ثانی بشریٰ طیبہ نوکوٹ سندھ چک چٹھہ اور رحمان کالونی ربوہ میں بحیثیت صدر لجنہ خدمت کرتی رہی ہیں۔

(6) اکلوتا بیٹا ڈاکٹر رشید محمد راشد آئی سپیشلسٹ فضل عمر ہسپتال واقف زندگی ہے اور ان کا بڑا بیٹا بدر احمد عرفان وقف نو کی مبارک تحریک میں ہے۔

(7) خاکسار کے سمدھی مکرم چوہدری شبیر احمد صاحب وکیل المال اول تحریک جدید واقف زندگی ہیں ان کے ایک بیٹے ظفر احمد سرور امریکہ میں مربی ہیں۔

دنیا کے مختلف پیشے اور علوم بھی اگر انسان گننے لگ جائے تو وہ بھی ایسی کثرت اپنے اندر رکھتے ہیں کہ ان کا گننا بھی مشکل ہو جاتا ہے۔ ہر سورج انسان کے لئے نئے علوم اور ترقیات لاتا ہے۔ پس جب اس قدر انعامات انسان کے لئے مقرر ہیں تو ضرور تھا کہ اس کے لئے ابتلاء اور مشقتیں بھی مقرر کی جاتیں۔ (حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بین المملکتی حالات - واقعات - شخصیات

جافنا کی فتح - مگر اب کیا ہو گا؟

قریباً دو ماہ کی خونریز جنگ اور اڑھائی ہزار جانوں کے اتلاف کے بعد سری لنکا کی فوج نے تامل باغیوں کے ہیڈ کوارٹر جافنا پر بالآخر قبضہ کرکے وہاں پر سری لنکا کا قومی پرچم لہرا دیا ہے سری لنکا کے وزیر دفاع نے تینوں مسلح افواج کی موجودگی میں سری لنکا کا قومی پرچم لہرانے کی رسم ادا کی اور اس کے ساتھ ہی یہ اعلان کیا گیا کہ تامل باغیوں کے خلاف فوج کی مہم اختتام کو پہنچ گئی ہے۔

سری لنکا کی فوج نے تاملوں کے خلاف جو فوجی کارروائی شروع کی تھی اس کے بعد 19- نومبر کو سری لنکن فوج جافنا پہنچ گئی تھی۔ مگر شہر پر قبضہ کرنے میں اسے مزید سولہ دن لگ گئے۔ روزانہ چند سو گز فوج آگے بڑھتی۔ کیونکہ تامل باغی شدید مزاحمت کر رہے تھے۔ بہت سے تامل جافنا سے بھاگ گئے تھے۔

چنانچہ جافنا کی فتح کے اگلے ہی روز تامل باغیوں نے ایک خودکشی مہم کے ذریعے 21 فوجیوں کو ہلاک کر دیا۔ گولہ بارود سے بھرا ہوا ایک ٹرک فوجیوں میں جا گھسا اور پھر شدید دھماکہ کے ساتھ تامل باغیوں نے اپنے غصہ اتارنے کا اظہار کر دیا۔

سری لنکا کی صدر مسز چندریکا کمار اتنگا نے فوجی مہم ختم کرنے کا اعلان کرتے ہوئے' تامل باغیوں کے لئے عام معافی کا اعلان کیا ہے اور کہا ہے کہ جو لوگ اپنے گھر بار چھوڑ کر بھاگ گئے ہیں وہ واپس آجائیں ان کو کچھ نہیں کہا جائے گا۔ انہوں نے یہ بھی اعلان کیا ہے کہ اب جافنا کے علاقے میں تعمیر و ترقی کا کام شروع کیا جائے گا۔ انہوں نے تامل باغیوں کو مذاکرات کی بھی پیش کش کی ہے۔

عرصہ گیارہ سال سے جاری یہ بغاوت کیا اب ختم ہو جائے گی؟ یہ سوال بہت سے ذہنوں کو پریشان کر رہا ہے۔ سری لنکا کی صدر مسز چندریکا کمار اتنگا پہلے ہی کہہ چکی ہیں کہ فوجی ایکشن اس مسئلے کا حل نہیں ہے۔ کیا اب تامل باغی اپنی جدوجہد ختم کر دیں گے۔ کیا اس خوبصورت سرسبز و شاداب جزیرے میں امن قائم ہو جائے گا؟ کیا سنہالیوں اور تاملوں کے درمیان نفرت کی خلیج پاٹی جاسکے گی۔

فی الحال ان سوالات کا جواب اثبات میں دیا جانا ممکن نہیں ہے۔ تامل باغی ابھی بھی اپنی کمین گاہوں میں چھپے ہوئے ہیں۔ ان کا سربراہ پربھاکرن بے شک ملک سے فرار ہو چکا ہے (غالباً) لیکن امن ابھی شاید دور ہے۔

○○○

بوسنیا امن کی شاہراہ پر

بوسنیا میں نیٹو کی افواج کی آمد شروع ہو چکی ہے۔ ابتدائی امریکی فوجی بھی پہنچ چکے ہیں۔ نیٹو کی کل 60 ہزار فوج امن قائم کرنے کے لئے اقوام متحدہ کی فوج کے روپ میں آ رہی ہے۔ جنگ ختم ہو گئی ہے۔ پناہ گزین واپسی کے لئے پر تول رہے ہیں۔ بیرون ملک مقیم بوسنیائی مہاجر بھی جلد از جلد اپنے ملک جانا چاہتے ہیں۔ اب سرائیوو خوف و دہشت کا مسکن نہیں بلکہ اب وہاں خوشی و مسرت کا دور دورہ ہے۔ بوسنیائی بچے نیٹو کے فوجیوں کو دیکھ کر خوشی سے تالیاں بجاتے ہیں۔

ماضی میں اقوام متحدہ کی فوج کے نام پر فرانس اور برطانیہ کے جو فوجی وہاں موجود تھے ان کے حوالے سے فرانس اور برطانیہ پر سخت تنقید کی جاتی تھی کہ یہ دونوں ملک بوسنیائی عوام کو مروانے کے برابر ذمہ دار ہیں۔ اب فرانس کی فوج کے بوسنیائی سربراہ نے بوسنیا کے امن سمجھوتے کو سربوں کے خلاف زیادتی کہہ کر گویا راز کھول دیا ہے کہ فرانس کی نیت ماضی میں کیا رہی ہے۔ اگرچہ فرانس کی حکومت نے اپنی فوج کے اس جنرل کو فوری طور پر واپس بلا لیا ہے۔ لیکن اقوام متحدہ کی فوج کے سربراہ کی سربوں کی حمایت افسوسناک بھی ہے شرمناک بھی۔ عام لوگوں کے لئے شاید یہ بیان حیرت ناک ہو مگر ماضی میں فرانس پر الزام لگانے والے' فرانسیسی جرنیل کی طرف سے سربوں کی حمایت کے بیان کو' اپنی ماضی کی تنقید کی صداقت قرار دے رہے ہیں۔

امریکی کانگرس اور سینٹ کا رویہ بھی نرم ہے۔ اور وہ 20- 25 ہزار امریکی فوجیوں کی بوسنیا میں تعیناتی پر راضی نظر آتے ہیں۔ صدر کلنٹن کی بات مانی جا رہی ہے۔ ان کا کہنا ہے کہ بوسنیا میں امن کے قیام کا انحصار امریکہ کے رویے پر ہے۔

یہ بات تو اب واضح ہے کہ اگر نیٹو کے طیارے سربوں کے ٹھکانوں پر بے دریغ بمباری نہ کرتے تو آج بھی بوسنیا میں سربوں کے مظالم جاری ہوتے۔ کاش نیٹو اور اہل مغرب یہ کام ذرا جلدی کر ڈالتے تو ہزاروں نہیں بلکہ لاکھوں بے گناہ بوسنیائی مرد اور عورتیں موت کے گھاٹ اترنے سے بچ جاتے۔ بلامبالغہ ہزاروں عصمتیں تار تار ہونے سے بچ جاتیں۔ لاکھوں افراد کو گھروں سے بے گھر نہ ہونا پڑتا اور کروڑوں روپے کی عمارتیں اور مکانات ملبے کا ڈھیر نہ بنتے۔

خدا کرے کہ اب اس ملک کو پائیدار امن نصیب ہو۔ اہل بوسنیا نے چار سال کے عرصے میں جس جرات حوصلے اور صبر کا مظاہرہ کیا ہے اپنی قومی آزادی کے قیام کے لئے جو تکالیف جرات مندی سے برداشت کی ہیں وہ تاریخ عالم کا ایک روشن باب ہیں۔

○○○

بھارت کے عام انتخابات

بھارت میں عام انتخابات کے شیڈول کا اعلان ہو رہا ہے۔ صوبوں میں صوبائی اسمبلیوں کے انتخابات بھی طے ہو رہے ہیں۔ بھارت اپنی جمہوریت کے استحکام کا ایک اور باب تحریر کر رہا ہے۔

آزادی کے بعد سے بھارت میں حکومتیں بدلنے کا ایک ہی طریقہ رہا ہے۔ اور وہ ہے جمہوری طریقوں سے تبدیلی کا عمل میں آنا۔ بنگلہ دیش کی طرح نہ تو وہاں اراکین قومی اسمبلی کو کبھی اپنی نشستوں سے استعفے دینے کی ضرورت پیش آئی۔ نہ کبھی اپوزیشن کو تحریک چلانے کی ضرورت پڑی۔ اور نہ ہی کبھی فوج نے آنوں بہانوں سے اقتدار پر قبضہ کیا۔

بھارت کے نظام میں ہزاروں خرابیاں سہی۔ لیکن اس ملک کی جمہوریت نے جس طرح استحکام پایا ہے۔ جس طرح بار آور درخت بنی ہے وہ ہر لحاظ سے تیسری دنیا کے ممالک کے لئے لائق تقلید ہے۔

وہاں صوبوں میں اور بلکہ مرکز میں بھی مڈٹرم الیکشن ہوتے رہے ہیں۔ متعدد بار حکومتوں نے اپنے پانچ سال بھی پورے کئے ہیں۔ جب بھی تبدیلی آتی ہے جمہوریت کے اصولوں پر آتی ہے۔ آئین مضبوط ہے۔ ادارے مستحکم ہیں۔ عوامی ووٹ کی قوت مسلم ہے۔

○○○

فرانس میں ملک گیر ہڑتال

فرانس میں دو ہفتے سے ملک گیر ہڑتال جاری ہے۔ یہ ہڑتال صدر شیراک کی سوشل ویلفیئر اصلاحات کے خلاف بطور احتجاج کی جا رہی ہے اور جلد اس کے ختم ہونے کے کوئی امکانات نہیں ہیں۔ ٹرانسپورٹ ورکرز نے کام بند کر رکھا ہے جبکہ پرائیویٹ ٹرانسپورٹ چل رہی ہے۔ دو بڑی ٹریڈ یونین تنظیموں نے بھی ہڑتال کی حمایت کی ہے اور صدر شیراک کی اصلاحات کی مخالفت کی ہے۔ صدر نے سوشل ویلفیئر بجٹ میں کمی کرنے اور بعض تبدیلیاں لانے کا اعلان کیا تھا۔ ملک بھر کا نظام رکا ہوا ہے۔ سڑکوں پر بڑے بڑے ٹریفک جام دیکھنے میں آ رہے ہیں۔ ایک عورت نے جو ایک کار میں رکی ہوئی تھی بتایا کہ وہ یہاں رکی ہوئی ایک سو صفحات پڑھ چکی ہے۔

○○○

بوسنیا میں کثیر الملکی فوج

جرمنی کی پارلیمنٹ نے اکثریت کے ساتھ اپنے چار ہزار فوجیوں کو بوسنیا کی کثیر الملکی فوج میں شامل کرنے کی حمایت کی ہے۔ امریکی فوجی ٹزلہ پہنچ کر وہاں کا کنٹرول سنبھال چکے ہیں۔ ٹزلہ کے شہریوں نے امریکی فوجوں کی آمد کا خیر مقدم کیا ہے اور اسے اپنے لئے رحمت قرار دیا ہے۔ ٹزلہ کے ڈپٹی میئر نے کہا کہ امن قائم ہونے سے اقتصادیات کی حالت بہتر ہو رہی ہے اور ملازمت کے نئے مواقع حاصل ہو رہے ہیں۔

امریکہ کے صدر مسٹر بل کلنٹن بھرپور کوشش کر رہے ہیں کہ امریکی انتظامیہ اور عوام ان کے اس فیصلے کی تائید کریں جس کے تحت 20- 25 ہزار امریکی فوجیوں کو بوسنیا کی امن فوج میں شامل کرنے بھیجا جا رہا ہے۔ امریکی صدر نے زور دیکر کہا ہے کہ بوسنیا میں امن کے قیام کے لئے امریکی قیادت امریکی صلاحیت اور امریکی فوج کا وجود لازمی ہے۔ اس کے بغیر بوسنیا میں امن قائم نہیں ہو سکتا۔

○○○

رابین کا قاتل

اسرائیل کے سابق وزیراعظم مسٹر یاتزک رابن کے قاتل کے چہرے پر ہروقت مسکراہٹ کھیلتی ہے۔ اور وہ بے فکری سے پولیس کی حراست میں عدالت جاتا اور آتا ہے۔ اب یہ بات واضح ہو چکی ہے کہ مسٹر رابین کا قتل محض ان کے باڈی گارڈز کی غفلت کا نتیجہ ہے۔ قاتل جو کہ ایک جنونی یہودی ہے اس نے اعتراف کیا ہے کہ اس نے اس سے پہلے کئی بار رابین کو قتل کرنے کی کوشش کی مگر کامیاب نہ ہو سکا۔ ایک بار اس نے رابین کے ایک جلسہ میں اٹھ کر سر عام ان سے تلخ کلامی کی۔ مگر ان سب باتوں کے باوجود اس پر نظر نہ رکھی گئی اور بالآخر وہ اپنے مقصد میں کامیاب ہو گیا۔

○○○

امداد طلباء مخیر احباب کی خدمت میں

ضروری گزارش

○ شعبہ امداد طلباء اس وقت انتہائی اعانت کا محتاج ہے۔ تعلیم کے بڑھتے ہوئے اخراجات کی وجہ سے اس شعبہ کے وظائف بہت بڑھ گئے ہیں۔ اس کے لئے احباب جماعت سے گزارش ہے کہ تعلیم جو کہ وقت کی ایک اہم ضرورت ہے کے لئے زیادہ سے زیادہ عطیات و صدقات شعبہ امداد طلباء کے لئے بھجوائیں تاکہ ضرورت مند طلباء کی حسب ضرورت امداد کی جاسکے۔

امید ہے تمام مخیر احباب اس کار خیر میں زیادہ سے زیادہ حصہ لیں گے۔ یہ رقم بمد امداد طلباء خزانہ صدر انجمن احمدیہ میں جمع کروا سکتے ہیں۔ براہ راست نگران امداد طلباء معرفت نظارت تعلیم کو بھی یہ رقوم بھجوائی جاسکتی ہیں۔

(نگران امداد طلباء)

خلافت لائبریری ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اطلاعات و اعلانات

درخواست دعا

○ مکرم فیروز الدین صاحب انسپکٹر تحریک جدید ربوہ کی دائیں آنکھ کا فضل عمر ہسپتال ربوہ میں اپریشن کامیاب ہوگیا ہے احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ مکمل صحت عطا فرمائے اور ہر قسم کی پیچیدگی سے محفوظ فرمائے۔

قرارداد تعزیت

○ محترم ملک ممتاز احمد صاحب امیر مقامی دوالمیال و امیر ضلع چکوال تقریباً اڑھائی، تین سال عارضہ قلب میں مبتلا رہ کر 68 سال کی عمر میں 23۔اکتوبر 1995ء کو حرکت قلب بند ہو جانے کے باعث وفات پا گئے۔

آنمکرم اپنے والد صاحب محترم میجر ملک حبیب اللہ خان صاحب امیر جماعت ہائے احمدیہ چکوال کی وفات کے بعد 25 مئی 1993ء کو امیر ضلع منتخب ہوئے آپ نہایت مخلص امامت سے بے انتہا محبت کرنے والے، خدا تعالیٰ کی راہ میں بے دریغ خرچ کرنے والے اور اعلیٰ اخلاق کے مالک تھے۔امارت ضلع کی ذمہ داری سپرد ہونے کے بعد دین کے لئے آپ نے اپنا مال و جان وقف کر دیا۔اور بیماری کے باوجود باقاعدگی سے دینی کاموں کو وقت دیتے رہے۔خدام کے ساتھ آپ کا سلوک ایک شفیق باپ کی طرح تھا۔ہر مشورے میں خدام کو شامل کرتے۔

مجلس عاملہ خدام الاحمدیہ ضلع چکوال آپ کی وفات پر جملہ لواحقین اور احباب جماعت کے غم میں برابر شریک ہے۔اللہ تعالیٰ آپ کی نیکیوں کو زندہ و جاوید اور جاری رکھنے کی ہمت و توفیق دے۔

قیادت مجلس خدام الاحمدیہ ضلع چکوال۔

مقابلہ مضمون نویسی

برائے خدام

○ شعبہ تعلیم خدام الاحمدیہ پاکستان کے تحت مقابلہ مضمون نویسی سہ ماہی اول کا عنوان "دعوت الی اللہ" ہے۔جس کی آخری تاریخ 15۔جنوری 96ء ہے خدام زیادہ سے زیادہ اس مقابلہ میں شرکت کی کوشش کریں۔

(مہتمم تعلیم خدام الاحمدیہ پاکستان)

پتہ درکار ہے

○ مکرمہ امتہ الحفیظ صاحبہ زوجہ مکرم مولوی عبدالواحد صاحب بنت مکرم عبدالرحمان صاحب وصیت نمبر 3865 نے قادیان سے وصیت کی تھی۔اگر وہ خود پڑھیں یا کسی دوست کو ان کا پتہ معلوم ہو تو دفتر وصیت کو اطلاع دیں۔

○ مکرمہ شفیعہ سلطانہ بیگم صاحبہ بنت مرزا محمد افضل بیگ صاحب نے قادیان سے وصیت کی تھی۔اگر وہ خود پڑھیں یا کسی دوست کو ان کے بارہ میں معلوم ہو۔تو دفتر وصیت کو مطلع کر دیں"

(سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

اعلان دار القضاء

○ (مکرم مرزا محمد برہان صاحب بابت ترکہ سکینہ عثمان صاحبہ)

مکرم مرزا محمد برہان صاحب 1/A-32 عثمان منزل باب الابواب ربوہ نے درخواست دی ہے۔کہ ان کی والدہ محترمہ سکینہ عثمان صاحبہ زوجہ مرزا محمد عثمان صاحب، قضائے الٰہی وفات پا گئی ہیں۔ان کے قطعہ نمبر 2/49 رقبہ 18 مرلے 49 مربع فٹ واقع محلہ دار العلوم شرقی میں الاٹ شدہ ہے۔لہٰذا ان قطعات میں سے میرا حصہ مجھے دلایا جائے۔

ورثاء کی تفصیل یہ ہے

1۔مکرم مرزا محمد لقمان صاحب (بیٹا)
2۔مکرم مرزا محمد داؤد صاحب (بیٹا)
3۔مکرم مرزا محمد مسعود صاحب (بیٹا)
4۔مکرم مرزا محمد الیاس صاحب (بیٹا)
5۔مکرم یحییٰ عثمان صاحب (بیٹا)
6۔مکرم مرزا محمد برہان صاحب (بیٹا)

بذریعہ اخبار اعلان کیا جاتا ہے۔کہ اگر کسی وارث یا غیر وارث کو اس انتقال پر کوئی اعتراض ہو تو تیس یوم کے اندر دار القضاء ربوہ میں اطلاع دیں۔

(ناظم دار القضاء ربوہ)

○ تمام قائدین مجالس، ضلع و علاقہ خدام الاحمدیہ پاکستان کو اطلاع دی جاتی ہے کہ پندرہ دسمبر 95ء کو

"مثالی وقار عمل"

ہوگا۔اس سلسلہ میں درج ذیل امور پیش نظر رکھیں۔

i-یہ وقار عمل ضلع کی سطح پر ہو۔
ii- ضلع کی چالیس فیصد مجالس کی نمائندگی ضروری ہے
iii-ضلع کی کل تجنید کے کم از کم پچیس فیصد خدام اس میں لازماً شریک ہوں۔
iv-کم از کم تین گھنٹے وقت صرف کیا جائے۔
v-اس وقار عمل کی تفصیلی رپورٹ بصورت ضمیمہ جلد ارسال فرمائیں۔

(مہتمم وقار عمل- مجلس خدام الاحمدیہ پاکستان)

وصایا

ضروری نوٹ:- مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جاری ہیں کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق یا کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

سیکرٹری
مجلس کارپرداز- ربوہ

مسل نمبر 30308 میں ارشد محمود ساہی ولد مکرم چوہدری محمد طفیل قوم جٹ ساہی پیشہ وکالت عمر 40 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ساہی کالونی ڈسکہ کلاں ضلع سیالکوٹ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 95-7-1 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔پرائز بانڈ مالیتی تیس ہزار روپے اور نقد رقم بیس ہزار روپے کل جائیداد پچاس ہزار روپے اس وقت مجھے مبلغ دس ہزار روپے روپے ماہوار بصورت وکالت مل رہے ہیں۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔العبد ارشد محمود ساہی ایڈووکیٹ ساہی کالونی ڈسکہ کلاں ضلع سیالکوٹ گواہ شد نمبر1 مرزا محمد صدیق نسبت روڈ ڈسکہ کلاں ضلع سیالکوٹ گواہ شد نمبر2 مظفر احمد محلہ چوہدریاں ڈسکہ کلاں ضلع سیالکوٹ۔

مسل نمبر 30309 میں ناصر احمد سلام ولد عبدالسلام قوم پڑہار پیشہ ملازمت عمر 27 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ڈرگ روڈ ضلع کراچی بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 95-9-2 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔اس وقت مجھے مبلغ اٹھائیس صد روپے ماہوار بصورت ملازمت مل رہے ہیں۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔العبد ناصر احمد سلام H-22 پاک سادات کالونی ڈرگ روڈ کراچی گواہ شد نمبر1 چوہدری صغیر احمد چیمہ صدر مجلس موصیان کراچی گواہ شد نمبر2 محمد جمیل ڈار وصیت نمبر 13136 سیکرٹری وصایا حلقہ ڈرگ روڈ کراچی۔

مسل نمبر 30310 میں چوہدری محمد اقبال ولد صوبیدار عنایت اللہ قوم راجپوت پیشہ ملازمت عمر 48 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ڈرگ روڈ کراچی ضلع کراچی بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 95-9-2 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔(1) زرعی زمین ساڑھے گیارہ ایکڑ دہ جانب آباد ضلع سکھر مالیتی دو لاکھ ستاسی ہزار پانچ سو روپے اس وقت مجھے مبلغ 641+6359 روپے ماہوار بصورت تنخواہ و پنشن مل رہے ہیں۔اور مبلغ 4000 روپے سالانہ آمد از جائیداد بالا ہے۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔العبد چوہدری محمد اقبال فلیٹ نمبر6 رشیدہ بلڈنگ کینٹ بازار ڈرگ روڈ کراچی گواہ شد نمبر1 چوہدری صغیر احمد چیمہ صدر مجلس موصیان کراچی گواہ شد نمبر2 محمد جمیل ڈار وصیت نمبر 1336 سیکرٹری وصایا حلقہ ڈرگ روڈ کراچی۔

مسل نمبر 30311 میں حبیبہ اقبال زوجہ چوہدری محمد اقبال قوم شرما پیشہ خانہ داری عمر 42 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ڈرگ روڈ ضلع کراچی بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 95-9-2 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔حق مہر سات ہزار جو زیورات میں شامل ہے زیورات طلائی وزنی 178 گرام مالیتی اکہتر ہزار دو سو روپے اس وقت مجھے مبلغ پانچ سو روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔الامتہ حبیبہ اقبال فلیٹ نمبر6 رشیدہ بلڈنگ کینٹ بازار ڈرگ روڈ کراچی گواہ شد نمبر1 چوہدری صغیر احمد چیمہ صدر مجلس موصیان کراچی گواہ شد نمبر2 چوہدری محمد اقبال مسل نمبر 30310 خاوند موصیہ

اعلان برائے دوکانات

○ صدر انجمن احمدیہ کی ملکیتی دوکانیں واقعہ محلہ دار الرحمت غربی جو احباب کرایہ پر حاصل کرنا چاہتے ہوں۔وہ اپنی درخواست صدر صاحب محلہ/امیر صاحب کی وساطت سے سفارش کے ساتھ ناظم جائیداد کے نام ارسال فرمادیں شرائط دفتری اوقات میں ملاحظہ کی جا سکتی ہیں۔

(ناظم جائیداد)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خبریں

ربوہ : 10- دسمبر-1995ء
درجہ حرارت کم از کم 11 درجے سنٹی گریڈ
زیادہ سے زیادہ 20 درجے سنٹی گریڈ

○ وزیر اعظم بے نظیر بھٹو نے کہا ہے کہ ہم ایم کیو ایم سے مجرموں جیسا سلوک کریں گے۔ الطاف حسین کا بڑا بھائی اور ان کا بیٹا گرفتار نہیں کیا گیا۔ ایم کیو ایم کی ہڑتال بلاجواز ہے۔ سیاسی بات چیت کے دروازے کھلے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ ہڑتال کی کال دینے والوں کے عزائم سیاسی نہیں گھناؤنے ہیں۔ کیونکہ یہ لوگ لاشوں کی سیاست کے عادی ہو چکے ہیں مگر ہم عوام کے تعاون سے ان کے عزائم کامیاب نہیں ہونے دیں گے۔ دہشت گردوں کے کئی گروہ ختم کر دیئے گئے ہیں۔ تاہم کچھ سرگرم ہیں۔ مکمل امن وامان تک آپریشن جاری رہے گا۔ وزیر اعظم نے بہت عرصے کے بعد کراچی میں اعلیٰ سطحی اجلاس میں شرکت کی اور صورت حال پر اظہار اطمینان کیا۔ لوڈشیڈنگ کم کرنے پر بھی غور کیا گیا۔ وزیر اعظم نے کہا کہ سیاسی مذاکرات کے دروازے کھلے ہیں۔ ہم کراچی کو کربلا نہیں بننے دیں گے۔ وزیر اعظم نے حالات کو کنٹرول کرنے کے لئے رینجرز اور پولیس کے کردار کی تعریف کی۔

○ ایم کیو ایم کی جانب سے ان کے کارکنوں پر پولیس اور رینجرز کی مبینہ زیادتیوں اور ان کی گرفتاریوں کے خلاف اس سال کی 25ویں ہڑتال کا اعلان کیا گیا۔ وائس آف امریکہ نے اس پر تبصرہ کرتے ہوئے کہا ہے کہ دو روز قبل الطاف حسین نے حکومت کو ہڑتال کا الٹی میٹم دیا تھا۔ یہ ہڑتال الطاف حسین کے بھائی عارف حسین اور ناصر حسین کی گرفتاری اور ان کی بہن کے گھر کی تلاشی کے خلاف کی جارہی ہے۔

○ وائس آف امریکہ نے بتایا ہے کہ کراچی میں امن وامان کی صورت حال اب بہتر ہو رہی ہے۔ تشدد کی کارروائیوں میں لوگوں کو مارنے کا سلسلہ رکا ہوا ہے۔ حکومت اسے دہشت گردوں کے خلاف اپنی کامیابی قرار دیتی ہے۔ اور اس کا دعویٰ ہے کہ اب محض چند دہشت گرد باقی رہ گئے ہیں جن پر جلد قابو پا لیا جائے گا۔ ایم کیو ایم دہشت گردی کی سرگرمیوں سے لاتعلقی کا اظہار کرتی ہے۔

○ حکومت نے کہا ہے کہ الطاف حسین کے بھائی ایم کیو ایم ہی کی تحویل میں ہیں۔ پولیس اور رینجرز نے ان کی گرفتاری کی تردید کی ہے۔

○ گزشتہ روز کراچی کے مختلف علاقوں میں فائرنگ سے چار افراد ہلاک ہو گئے۔ میمن گوٹھ سے دو، لیاقت آباد سے ایک اور معین آباد میں ایک شخص ہلاک ہوا اور نگی، کورنگی اور جہانگیر آباد میں نصف شب کو آپریشن کیا گیا اور 54۔ افراد گرفتار کر لئے گئے۔

○ نوابزادہ نصراللہ خان نے کہا ہے کہ حکومت اور اپوزیشن آئینی کردار ادا کریں تو کوئی معین قریشی مسلط نہیں ہو سکتا۔ انہوں نے مطالبہ کیا کہ پاکستان امریکی دباؤ کو قبول نہ کرتے ہوئے اسرائیل کو تسلیم نہ کرنے کا فوری اعلان کر دے ورنہ تاخیر کئی غلط فہمیوں کو جنم دے سکتی ہے۔ انہوں نے کہا کہ بھارتی وزیر اور امریکی وزیر کا کشمیر کے بارے میں بیان اقوام متحدہ کی قراردادوں کی صریح خلاف ورزی ہے۔

○ پنجاب کے سابق وزیر اعلیٰ منظور احمد وٹو نے کہا ہے کہ میں دوبارہ پورے اختیارات کے ساتھ وزیر اعلیٰ بن کر عوام کی خدمت کروں گا۔ انہوں نے کہا کہ پنجاب کا وزیر اعلیٰ بے اختیار ہے۔ اختیارات گورنر اور سینیئر وزیر کے پاس ہیں۔ انہوں نے کہا کہ میں پیپلزپارٹی کو فری ہینڈ دے کر عوام سے زیادتی کا ارتکاب نہیں کر سکتا تھا۔

○ وزیر اعظم بے نظیر بھٹو نے پیپلزپارٹی سندھ کے ارکان پر واضح کر دیا ہے کہ کالاباغ ڈیم قومی ضرورت ہے۔ یہ ضرور بنے گا۔ انہوں نے اس کے لئے فضا ہموار کرنے کی ہدایت کر دی ہے۔ وزیر اعظم نے واضح کر دیا ہے کہ حکومت نے ڈیم بنانے کا فیصلہ کر لیا ہے۔ عوام کو اس بات پر قائل کیا جائے کہ سندھ کے مفادات کو کوئی نقصان نہیں پہنچنے دیا جائے گا۔

○ پانی و بجلی کے وزیر ملک غلام مصطفیٰ کھر نے کہا ہے کہ انڈس ڈیم ضرور بنے گا۔ پانی کی تقسیم انصاف پر ہو گی۔

○ حکومت نے موجودہ سسٹم کو بچانے کے لئے نواز شریف کو راضی کرنے اور سیاسی مراعات دینے کا فیصلہ کیا ہے۔ جمہوریت کی بساط لپیٹے جانے کی اطلاعات پر صدر اور وزیر اعظم نے گہری تشویش کا اظہار کرتے ہوئے 'دال میں کچھ کالا ہے' کا خدشہ ظاہر کیا۔ اپوزیشن سے محاذ آرائی کم کر کے اسے قومی معاملات میں اعتماد میں لیا جائے گا۔ اسیر ارکان سے بھی نرمی برتنے کا سگنل دے دیا گیا۔

○ اپوزیشن کو جن مراعات کی پیشکش کی جا رہی ہے اس کے مطابق اپوزیشن کو 1996ء میں الیکشن کی یقین دہانی کرائی جائے گی حکومت نے پیکیج ڈیل کے لئے خفیہ رابطے شروع کر دیئے ہیں۔ وزیر اعظم بے نظیر اہم سیاستدانوں سے ملاقاتوں کا سلسلہ شروع کر رہی ہیں۔

○ صلح کے لئے بے نظیر بھٹو اور زرداری کی پیشکش شیخ رشید نے مسترد کر دی ہے۔ اعلیٰ شخصیت کے فون پر محمود اچکزئی اور افتخار گیلانی کی شیخ رشید سے ملاقات کا خصوصی اہتمام کیا گیا۔ دونوں نے منانے کی کوشش کی مگر ناکام رہے۔

○ مسلم لیگ (ن) کی رکن قومی اسمبلی تہمینہ دولتانہ نے کہا ہے کہ میں چیلنج کرتی ہوں! پارلیمنٹ کا اگلا اجلاس نئی حکومت بلائے گی۔ یہ موجودہ حکومت کے زیر اہتمام آخری اجلاس ہے انہوں نے کہا کہ بے نظیر امریکہ کو اپنا سرپرست سمجھتی ہیں لیکن امریکہ نے پاکستانی عوام کی خواہشات کے خلاف ساتھ دینے سے انکار کر دیا ہے۔

○ مسلم لیگ (ن) نے کراچی کے بارے میں الطاف حسین کے بیان پر تشویش کا اظہار کیا ہے۔ اور 25 دسمبر کو قومی قائد اعظم کانفرنس طلب کرنے کا اعلان کیا ہے۔ یہ کانفرنس اسلام آباد میں ہو گی اس کا موضوع کراچی کا مسئلہ اور اس کا حل ہے۔

○ وزیر اطلاعات مسٹر خالد خان کھرل نے کہا ہے کہ نواز شریف دخل اندازی نہ کریں۔ آرمی چیف کی تقرری حکومت کا کام ہے۔ وزیر اطلاعات نصیر اللہ بابر نے کہا کہ آرمی چیف کا تقرر آئین کے مطابق میرٹ پر ہو گا۔ اس بارے میں باتیں نہیں کی جانی چاہئیں۔ فیصل صالح حیات رکن قومی اسمبلی نے کہا ہے کہ نواز شریف کون ہوتے ہیں یہ کہنے والے کہ جنرل وحید کو توسیع نہ دی جائے۔

○ قائد حزب اختلاف مسٹر نواز شریف نے کہا ہے کہ حکومت نے انسانی حقوق کی خلاف ورزیوں سے جمہوریت کو شدید نقصان پہنچایا ہے۔ کراچی سے مالاکنڈ اور ڈیرہ بگتی سے راولپنڈی تک سیاسی مخالفین کو دہشت گردی کا نشانہ بنایا جا رہا ہے۔ ایمنسٹی انٹرنیشنل جیسی تنظیموں نے بھی انسانی حقوق کی خلاف ورزی کے مسلم لیگ (ن) کے الزامات کی تائید کی ہے۔

○ مسٹر غلام مصطفیٰ جتوئی نے کہا ہے کہ پیپلزپارٹی اور مسلم لیگ میں فارورڈ بلاک کے قیام کے بارے میں اچکزئی سے بات کروں گا۔ انہوں نے کہا کہ چیف آف آرمی سٹاف کی ملازمت میں توسیع کے بارے میں کچھ نہیں کہوں گا۔

○ حکومت دینی سیاسی جماعتوں کی گول میز کانفرنس اسی ماہ بلائے گی وزیر اعظم نے کانفرنس بلانے کی ہدایت علماء کی گرفتاری اور قومی یکجہتی کونسل کی طرف سے ہڑتال کی اپیل کے بعد کی ہے۔

○ حزب اختلاف نے پیشکش کی ہے کہ اگر حکومت اپوزیشن سے مذاکرات میں سنجیدہ ہے تو صرف آٹھویں ترمیم کی بجائے پورے آئینی پیکیج پر بات کرے اس میں ضمانت دی جائے کہ آنے والی اسمبلیاں پانچ سال پورے کریں گی۔ کوئی انہیں برطرف نہیں کرے گا۔ انتخابی نتائج تسلیم کئے جائیں گے۔ انتقامی کارروائیاں اور کردار کشی کو روکا جائے گا۔ آئندہ دس سال تک وزیر اعظم کے خلاف تحریک عدم اعتماد نہیں لائی جا سکے گی۔ وزیر اعظم اب مڈٹرم الیکشن کا اعلان کر دیں اسی میں تمام مسائل کا حل پوشیدہ ہے۔

اسلام آباد - لاہور - کراچی میں جائیداد کی خرید و فروخت کا با اعتماد ادارہ

عمیر ایسوسی ایٹس

وڈ ٹاپ پلازا - ایف ۵ امرکز اسلام آباد

فون دفتر : 051-291578
051-291579

جدید ڈیزائنوں میں اعلیٰ زیورات بنوانے کیلئے ہمارے ہاں تشریف لائیں • کیڈمیم کیساتھ تیار شدہ بغیر ٹانکے کے زیورات۔
• زیورات کی واپسی پر کاٹ نہیں لی جائے گی۔
• زیورات کی دنیا میں منفرد نام

نسیم جیولرز اقصیٰ روڈ ربوہ

پروپرائیٹرز : میاں نسیم احمد طاہر
میاں وسیم احمد

فون : دوکان : 837 گھر : 212175

دوا تدبیر ہے اور دعا اللہ تعالیٰ کے فضل کو جذب کرتی ہے

قابل اعتماد مفید و مجرب ادویہ

زد جام عشق	۶۰ گولی	۸۰۰/-
نواب شاہی	۶۰ گولی	۱۰۰۰/-
سونے چاندی کی گولیاں	۳۰ گولی	۲۰۰/-
شباب آور موتی	۳۰ گولی	۸۰/-
حب نشاط	۲۰ گولی	۴۰/-

کامیاب علاج - ہمدردانہ مشورہ
ناصر دواخانہ - گول بازار - ربوہ
فون نمبر - 212434 (04524)

تریاق اٹھرا 20/- ، 40/- ، 200/-
نور نظر کورس 625/-
اکسیر معدہ 10/- ، 20/-
قند شفاء 2/- ، 15/-
زد جام عشق 30 گولی 350/-

خورشید یونانی دواخانہ گول بازار ربوہ
فون : 04524-211538